Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ | ۲۸ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش | ۲۰ شوال ۱۳۶۴ ھ | ۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ۸ بجے شام معہ اہل بیت ڈلہوزی سے تشریف لائے۔ بہت بڑا مجمع احمدیہ چوک میں حضور کے استقبال کے لئے جمع تھا۔ سب کو حضور نے شرف معانقہ بخشا۔ حضور کی عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ سر درد کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید درد سر کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آج بھی حرارت رہی دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے کہ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن بندش پیشاب تاحال رفع نہیں ہوئی۔ احباب صحت کے لئے دعا کرتے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۰ شوال ۱۳۶۴ ھ

مسلمانوں کے خلاف تیز دھار احراری کلہاڑیوں کی نمائش

(از ایڈیٹر)

احرار نے جب جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد شروع کیا۔ تو عام مسلمانوں کو ایسے سبز باغ دکھائے۔ کہ انہوں نے ایک تو احراری لیڈروں پر مال و دولت کا مینہ برسانا شروع کر دیا اور دوسری طرف ان کی پیدا کی ہوئی شرارت اور فتنہ پردازی میں حصہ لے کر جماعت احمدیہ کے قلیل التعداد اور اپنے امام کے حکم کے ماتحت مقابلہ میں انگلی تک نہ اٹھا سکنے کے پابند افراد پر وہ وہ مظالم توڑے۔ کہ انسانیت اور شرافت دم توڑ کر رہ گئی۔ تعجب یہ ہے۔ کہ نہ صرف حکومت میں اثر و رسوخ رکھنے والے بعض سرکاری کارندے بھی احرار کے جھانسے میں آ کر ان کی پیٹھ ٹھونکتے۔ اور فتنہ پردازیوں میں ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ حالانکہ احرار نے جو طریق عمل اختیار کیا تھا۔ وہ ہر شریف انسان کے نزدیک اور ملک میں امن قائم رکھنے کے ذمہ دار ہر سرکاری ملازم کے نزدیک انتہائی مذمت کے قابل تھا۔ کیونکہ جو لوگ اپنے ذاتی اغراض کی خاطر ایک موقعہ پر کسی ایک فریق کے خلاف قانون شکنی کر سکتے ہیں۔ اور امن میں خلل پیدا کرنے کے مرتکب ہو سکتے ہیں وہ دوسرے موقعہ پر انہی لوگوں کے خلاف نہایت بے تکلفی کے ساتھ یہی حربہ چلانے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے عافیت تنگ کر سکتے ہیں۔ جو ان کے حامی و مددگار بنے ہوں۔ مگر جماعت احمدیہ کو زک پہنچانے کی خاطر اور اس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو ختم کرنے کے لئے نہ صرف عوام نے بلکہ بعض ذمہ دار لوگوں نے بھی اس بات کی کوئی پروا نہ کی۔ اور فتنہ پرداز احرار کو ہر رنگ میں اور ہر موقعہ پر جماعت احمدیہ کے خلاف امداد دیتے رہے۔

چونکہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کی ترقی و عروج کے ایسے اٹل وعدے کر رکھے ہیں۔ جن میں کوئی انسانی طاقت روک نہیں بن سکتی۔ اور اس وقت تک ظاہری سامانوں کے نہ ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ اپنے ان وعدوں کو پورا کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس لئے احرار معہ اپنے تمام مددگاروں کے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا کر نہ صرف جماعت احمدیہ کو کسی رنگ میں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ بلکہ اس کی ترقی کی رفتار کو تیز تر کر دینے کا باعث بن گئے۔

لیکن خود ان میں فتنہ و فساد کا جو مادہ پیدا ہو گیا تھا۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ اور گو اس کا رخ اسی وقت عام مسلمانوں کی طرف پھر چکا تھا۔ جب جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کو انتہائی ناکامی و نامرادی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ اور جو سبز باغ انہیں دکھائے گئے تھے۔ وہ سب اجڑ چکے تھے۔ لیکن اب تو کھلم کھلا وہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے پھوٹ پڑا ہے۔ جس کا کسی قدر اندازہ اخبار "زمیندار" (۲۳ ستمبر) کے اس ایڈیٹوریل سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو "احرار اور ان کی کلہاڑیاں" کے عنوان سے لکھا گیا ہے۔ اخبار "زمیندار" نے یہ مضمون ان الفاظ سے شروع کیا ہے۔

"حضرات احرار نے لاہور اور امرتسر میں لگی لپٹی رکھے بغیر کہہ دیا کہ جناح پنجاب میں آئیں تو سہی۔ اگر آئیں تو کوئی جلسہ کر کے دکھائیں۔ اس دھمکی کے یہ معنے ہیں کہ احراری لیڈر فتنہ و فساد کے لئے کمربستہ ہو چکے ہیں۔ اس غرض کے لئے ایک فوج بھی مرتب کر لی گئی ہے۔ جس کی سب سے بڑی چھاؤنی لاہور ہے۔ اور اس چھاؤنی میں بقول مولوی مظہر علی دس ہزار تیر بدوش مجاہدین طبل جنگ کی صدا پر کان لگائے بیٹھے ہیں۔ اس فوج کا مظاہرہ ۱۵ ستمبر کو دہلی دروازہ لاہور میں ہوا۔ جہاں سرخ پوش رضا کاروں نے تیز دھار کلہاڑیوں کی نمائش کی۔ اور اس چمکتی ہوئی نمائش میں مولوی مظہر علی نے اعلان کیا کہ جناح کو لاہور میں جلسہ کرنے نہیں دیا جائے گا اس دھمکی کا حقیقی مفہوم یہ ہے۔ کہ مسلم لیگیوں نے اگر دعوۃ و تبلیغ کے لئے کوئی قدم اٹھایا تو یہی کلہاڑیاں ان کی کھوپڑیوں میں پیوست نظر آئیں گی۔ اور پاکستان کے شیدائیوں کو اپنے ہی لہو میں نہا نہا کر عدم آباد کی راہ لینا پڑے گی۔ ان خونی انتقال ارادوں سے ظاہر ہے کہ احرار کے پاس دلیل و برہان کا کوئی حربہ نہیں رہا۔ اس لئے وہ سیاسی عقدے کلہاڑی کی نوک سے سلجھانا چاہتے ہیں۔ اور زبان کا کام تیز دھار لوہے کے سپرد کر چکے ہیں۔"

یہ ہیں احرار کی مسلمانوں میں فتنہ و فساد اور جنگ و جدال پیدا کرنے کے لئے تیاریاں جن کا مقصد و مدعا یہ ہے کہ نئے انتخابات میں احرار تمام مسلمانوں کو مرعوب کر کے قانون ساز مجالس کے خود ممبر بن جائیں۔ تاکہ مسلمانوں کا خون چوسنے میں جو کمی رہ گئی ہے۔ وہ اب سیاسی اقتدار حاصل کر کے پوری کر لیں۔ لیکن عام مسلمان بھی چونکہ احرار کی فتنہ پردازیوں سے تنگ آ چکے ہیں۔ اور ان کے صبر و تحمل کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ احرار کے فتنہ و شرارت کا استیصال کرنے میں قطعاً دریغ نہ کریں گے۔ چنانچہ "زمیندار" نے احرار کو واضح الفاظ میں بتا دیا ہے۔ کہ وہ یہ نہ سمجھیں۔ کہ جس فتنہ پردازی کے لئے وہ آمادہ ہو رہے ہیں۔ اس کا کوئی مخالفانہ اثر ان پر نہ پڑے گا۔ بلکہ عبرتناک خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"مجلس احرار اور اتحاد پارٹی کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہیئے۔ کہ مسلم لیگیوں کی کھوپڑیاں کلہاڑیوں ہی کی چوٹیں سہنے کے لئے ہیں۔ ان کے کاندھوں پر قدرت نے بازو بھی لگا رکھے ہیں۔ جو حفاظت خود اختیاری کے لئے حرکت میں بھی آ سکتے ہیں۔ اگر احرار کی کلہاڑیوں کو خونریزی کے لئے آزادی دے دی گئی۔ تو پھر مسلم لیگ کی لاٹھیوں کو بھی دفاع و جواب سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر کوئی مسلم لیگی لاٹھی کو پکڑے گا۔ تو اسے پہلے احراری کلہاڑی کو توڑنا پڑے گا۔ اگر قانون کا نرالا منشاء کلہاڑی کو خون بہانے کی اجازت دے سکتا ہے۔ تو لاٹھی پر کس منہ سے پابندی عائد کر سکے گا۔ اگرچہ ہم نہیں چاہتے کہ مسلم لیگی امتحان و آزمائش کے انتہائی مرحلے پر بھی صبر و سکون اور ضبط و تحمل کی راہ چھوڑ دیں۔ لیکن جب کلہاڑی سر پر گھومنے

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لگے۔ تو اس سے بچانے کا بھی کوئی طریقہ ہونا چاہیئے۔ مسلم لیگی خود فتنہ و شرارت کی آگ نہیں بھڑکانا چاہتے۔ وہ اتحاد و اخوت کی دولت ہر ممکن قربانی سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو بچانا بھی تو ہر انسان کا اولین فرض ہے مسلم لیگی بدھ یا مسیحؑ کے پیرو تو ہیں نہیں کہ کوئی ڈاکو آکر ان کے کوٹ پر ہاتھ ڈالے تو پتلون بھی اتار کر اس کے حوالے کر دیں۔ وہ آقائے کون و مکان کے حقیر ترین خادم ہیں جن کی تعلیمات جائز دفاع و قصاص کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔"

غور فرمایئے! اگر احرار اپنی فتنہ پردازیوں سے باز نہ آئے اور انہوں نے اپنی ان دھمکیوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جو مسٹر مظہر علی وغیرہ جگہ بجگہ دے رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ مسلمانوں کے لئے اور ان مسلمانوں کے لئے جنہوں نے آج تک احرار کی پیٹھ ٹھونک ٹھونک کر انہیں اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔ کہ خود اُن کے لئے بہت بڑے خطرہ کا موجب بن گئے ہیں کیا ہوگا؟ مسلمان اپنے سیاسی مفادات کی حفاظت کے متعلق پہلے ہی بہت کمزور حالت میں ہیں۔ مگر احرار کی فتنہ پردازی سے وہ اس قدر نقصان اٹھائیںگے۔ کہ اسکی تلافی ناممکن ہوگی۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ تمام مسلمان احرار کے خلاف ایسا طریق عمل اختیار کریں۔ جو نہ صرف انہیں کسی موقع پر بھی فتنہ و فساد پیدا کرنے کے قابل نہ رہنے دے بلکہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔

قدوم میمنت لزوم

مجاہدینِ جماعت بسلام کہتے ہیں
تمام اہلِ نظامت بسلام کہتے ہیں

خدا کے فضل سے پھر فضل کا نزول ہوا
صحابیانِ فضیلت بسلام کہتے ہیں

گذر گئی ہیں ہماری فراق کی گھڑیاں
اور آئی وصل کی ساعت سلام کہتے ہیں

اٹھا چکے ہیں بہت انتظار کی کلفت
بصد خلوص عقیدت سلام کہتے ہیں

کھلایئے درِ میخانۂ مسیحائی
مریض آکے بہ منت سلام کہتے ہیں

پلایئے انہیں جامِ تقرّبِ مولیٰ
کہ تشنہ کامِ محبت سلام کہتے ہیں

بیاں معارفِ قرآں جب آپ کرتے ہیں
تو طالبانِ ہدایت سلام کہتے ہیں

زمین والے تو کیا چیز ہیں فلک والے
ملائکہ بھی بحرمت سلام کہتے ہیں

یہ انکسار و تواضع براں مراتبِ خاص
اہالیانِ حکومت سلام کہتے ہیں

نظر کو دیکھ کے یکساں بہ ادنیٰ و اعلیٰ
لواحقینِ نظارت سلام کہتے ہیں

محققین۔ بہ تصدیقِ مصلحِ موعود
ہر ایک پا کے علامت سلام کہتے ہیں

یہ جاہ و حشمت و اقبالِ روز افزوں کو
جو دیکھتے ہیں بعزت سلام کہتے ہیں

طفیلِ ذاتِ مقدس ہمیں ہوئی حاصل
جو دین و دنیا کی نعمت سلام کہتے ہیں

یہ ذہن و فہم و فراست تدبّر و حکمت
مبایعینِ خلافت سلام کہتے ہیں

مطالمات یہ رؤیا بگشتِ فلق الصبح
مصدّقینِ کرامت سلام کہتے ہیں

یہ ہے عطیۂ باری۔ "حسود را چہ کنیم"
جو کر رہے ہیں اطاعت سلام کہتے ہیں

خدا کی دین سے کون اس کو روک سکتا ہے
مطاوعینِ امامت سلام کہتے ہیں

جبینِ عجز میں سجدے تڑپ رہے ہیں کئی
زمیں بوسِ سعادت سلام کہتے ہیں

خدا بچائے حوادث سے خاندانِ مسیحؑ
دعائیں کرتے بکثرت سلام کہتے ہیں

کمالِ صبر پہ اجرِ عظیم ملتا ہے
رجالِ غیب بحضرت سلام کہتے ہیں

نہادہ گنجِ کرم زیرِ حادثاتُ الدّہر!
فرشتے دے کے بشارت سلام کہتے ہیں

نفوسِ قدسیہ حاضر حضور میں ہو کر
بزیرِ سایۂ رحمت سلام کہتے ہیں

گلِ فسردہ نے پیغام یہ صبا کو دیا
چمن سے ہوتے ہیں رخصت سلام کہتے ہیں

خدا کے ہو کے رہو جو خدا کا ہو کے رہے
اسی پہ اہلِ بصیرت سلام کہتے ہیں

ہموم سے نہ پریشان ہوئے دلِ اکمل
تمام اہلِ عبادت سلام کہتے ہیں

اکمل عفا اللہ عنہ

زکوٰۃ کے متعلق ضروری اعلان

مقامی جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس قدر رقم مد زکوٰۃ وصول کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرائی جاتے۔ آئندہ اس رقم کی تفصیل اسی وقت علیحدہ طور پر براہ راست نظارت بیت المال میں بھیجدیا کریں جس میں مندرجہ ذیل کوائف ہوں۔ (۱) نام زکوٰۃ دہندہ (۲) مکمل پتہ (۳) رقم جو بطور زکوٰۃ دی گئی۔

(ناظر بیت المال)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ جان و مال کی قربانی کرنا ہی ترقی کا راستہ ہے

فرمایا! "یاد رکھو! ہمیں اپنے مال اور اپنی جانیں بے دریغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہانی پڑینگی۔ اور ہر وہ شخص جو اس راستہ پر چلنا نہیں چاہتا میں اسے بتا دیتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا وہ دشمن ہے۔ احمدیت کا۔ وہ دشمن ہے۔ احمدیت کی ترقیات کا۔ ہمارے لئے پہلی قوموں کی مثالیں موجود ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کو اس لئے کامیابی ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ جان و مال کی قربانی کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کی۔ کرشن اور زرتشت کی جماعتوں کو اس لئے کامیابی حاصل ہوئی۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان و مال کی بے دریغ قربانی کی۔ ہمیں کوئی ایسی مثال نظر نہیں آتی۔ کہ بغیر جانی اور مالی قربانیوں کے کسی قوم کو کامیابی حاصل ہوئی ہو"۔

پس وہ جنہوں نے مالی قربانیوں کے حصہ میں تحریک جدید کے گیارہویں سال کا اپنے امام کے حضور وعدہ پیش کیا۔ یا نئی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونے کے لئے دفتر دوم کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد کا وعدہ پیش کیا۔ یا سات زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم جو ولایت میں ہو رہے ہیں۔ ان کی اشاعت میں حصہ لینے کے لئے وعدہ حضور کے پیش کیا۔ ان کو جاننا چاہیئے کہ اس سال کا اب آخری وقت آ گیا۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء ترجمۃ القرآن کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ہے۔ اور تحریک جدید کے گیارہویں سال اور دفتر دوم کے سال اول کے وعدے پورے کرنے کے لئے آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء ہے پس ان احباب کے لئے جو وعدے کر چکے ہیں۔ اب یہ آخری دن گذر رہے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ اپنے وعدے آخری مدت سے پہلے پورے کریں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

داخلہ بورڈنگ کے متعلق ضروری اعلان

"باتفاق رائے پاس ہوا۔ کہ بوقت داخلہ دو ماہ کا اوسط خرچ لیا جائے۔ نیز قادیان سے بچہ کے وطن تک کے کرایہ کی رقم اور چھوٹی عمر کے بچہ کی صورت میں ایک ساتھی کے کرایہ کی رقم بھی وصول کر کے جمع کی جائے۔ اور یہ دو ماہ کا خرچ پیشگی چلتا رہے۔ اور ہر ماہ کے ختم ہونے پر حساب بتا کر بچہ کے والدین یا گارڈین کو بھیجا جائے۔ اور روپیہ کا مطالبہ کیا جائے۔ کہ اگر ۵ تاریخ تک خرچ وصول نہ ہوا۔ تو بچہ کے والدین یا گارڈین کو نوٹس دیا جائے۔ کہ اگر مہینہ کے اختتام تک روپیہ وصول نہ ہوا۔ تو بچہ کو کرایہ دیکر گھر بھیجدیا جائیگا۔ کہ یا تو وہ اپنے گھر سے خرچ لے آئے یا اپنے گھر ہی رہے"۔ آجکل مدرسہ احمدیہ میں تعطیلات ہیں۔ اور بورڈران اپنے اپنے گھروں کو گئے ہوئے ہیں۔ بورڈران کے والدین یا سرپرستوں کو اُن کے حسابات کے کارڈ ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن دوستوں کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ بقایا جلد ادا فرمائیں یکم اکتوبر سے مدرسہ کھل رہا ہے۔ بچوں کے مدرسہ میں آنے کے وقت اُن کے پاس کم از کم دو ماہ کا پیشگی ✕

✕ خرچ حسب فیصلہ مشاورت ۱۹۴۷ء ارسال کیا جائے۔ ورنہ بصورت دیگر بچوں کا بورڈنگ احمدیہ میں داخل ہونا مشکل ہے۔ (سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ)

93

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش فرمودہ فیصلہ کے مختلف طریق

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم احادیث صحیحہ اور عقل و نقل سے اپنی صداقت کے دلائل دینے کے علاوہ اور بھی کئی طریق فیصلہ کے اپنے مخالفین کے سامنے پیش فرمائے مگر کوئی سامنے نہ آیا۔ ان میں سے چند طریق کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱۸۸۴ء میں براہین احمدیہ کا چوتھا حصہ طبع ہوا۔ آپ نے انگریزی اور اردو میں ایک اشتہار ۲۰ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر شائع کیا۔ یورپ کے مختلف ممالک اور امریکہ اور دوسرے ممالک میں کثرت سے اس کو تقسیم کیا۔ تمام بڑے بڑے شہنشاہوں۔ بادشاہوں۔ جمہوری سلطنت کے پریذیڈنٹوں۔ مدبران ملکی۔ اور فلاسفروں۔ اور مذہبی پیشواؤں کو بذریعہ رجسٹرڈ خطوط ارسال کیا۔

اس میں بیان فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے مسیح ناصری کے قدم پر اس صدی کا مجدد بنا کر بھیجا ہے۔ اور میں سب دنیا کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ خدا تک پہنچنے والا مذہب صرف اسلام ہی ہے۔ جو شخص میرے اس دعوے کی تصدیق چاہے۔ وہ مجھ سے ہر طرح تسلی کرا سکتا ہے۔ اور حق کے طالبوں کے لئے نشانات بھی دکھائے جائینگے۔ اور براہین احمدیہ کی نصف یا ثلث یا ربع یا خمس دلائل کے توڑنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ نقد انعام رکھا۔ لیکن آج تک کوئی شخص کسی قوم یا ملک کا اس کا جواب دینے کا دم نہیں مار سکا۔

(۲)

اس کے بعد آپ نے ایک مطبوعہ خط بھی مشہور پادری صاحبان اور آریہ صاحبان و برہمو صاحبان و نیچری صاحبان و مخالف مولوی صاحبان کے نام ارسال کیا۔ جس میں لکھا۔ کہ جو شخص اسلام کی صداقت میں کوئی شبہ رکھتا ہو۔ یا جسے میرے دعوےٰ الہام اور مجددیت پر کوئی بدظنی ہو یا مطلق خوارق وغیرہ کا منکر ہو۔ میں خدا سے وعدہ پا کر اسے دعوت دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ طالب حق بنکر ایک سال تک میرے پاس قادیان میں رہے گا۔ تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی نشان دیکھ لے گا۔ اور اگر اس عرصہ میں کوئی خارق عادت نشان ظاہر نہ ہو۔ تو میں بطریق حرجانہ یا جرمانہ دو صد روپیہ ماہوار کے حساب سے مبلغ چوبیس سو نقد ایسے صاحب کے حوالہ کرونگا جس طرح چاہیں اپنی تسلی کرالیں۔ اب دیکھئے یہ طریق فیصلہ کیسا راستی پر مبنی تھا۔ مگر کوئی مرد میدان نہ بنا۔ (تبلیغ ہدایت صفحہ ۱۳۹)

(۳)

۱۸۹۳ء میں امرتسر کے پادریوں نے یہ فیصلہ تو منظور نہ کیا۔ ہاں علمی طور پر مناظرہ کرنا منظور کر لیا۔ مسٹر عبد اللہ آتھم ای۔ اے۔ سی اور حضور کے درمیان پندرہ روز تک تحریری مناظرہ مسیحیوں سے جاری رہا۔ جو "جنگ مقدس" کے نام سے مشہور ہے۔ کون غالب رہا اور کون مغلوب۔ ناظرین خود پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔

(۴)

۱۹۰۰ء میں پنجاب کے لاٹ پادری ریورنڈ جارج لیفرائے لاہور کو آپ نے مناظرہ کا چیلنج دیا۔ لیکن ان کو بالمقابل آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ اور حیل و حجت کر کے ٹال دیا۔

(۵)

آپ نے روحانی مقابلہ کے لئے بھی عیسائیوں کو بلایا۔ اور ان کو بار بار چیلنج دیا۔ اور فرمایا کہ میں کفارہ کے خونی عقیدہ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اگر تم میں سے کسی کو ہمت ہے۔ تو وہ روحانی کمالات میں میرا مقابلہ کرے۔ اور دعا اور افاضہ روحانی میں میرا مقابلہ کرے۔ پھر دیکھے خدا کس کے ساتھ ہے۔ آپ نے لکھا۔ کہ قرعہ اندازی سے کچھ خطرناک مریض مجھے دے دو اور کچھ تم لے لو۔ پھر ہم دیکھیں گے کس کا خدا غالب ہے۔ اور کون فتح پاتا ہے۔ اس چیلنج کو آپ نے بار بار دہرایا۔ لیکن اب تک کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے خلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ دجال کہنے کی وجہ سے پیشگوئی فرمائی۔ کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ تو پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ عیسائیوں نے کہا کہ اس نے حق کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اس پر آپ نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا۔ کہ اگر آتھم اس بات پر حلف اٹھائے کہ اس نے اسلام کی طرف رجوع نہیں کیا۔ اور اس حلف کے بعد وہ ایک سال کے اندر ہلاک نہ ہو۔ تو اسے ایک ہزار روپیہ نقد انعام دونگا۔ اور روپیہ بھی جس ثالث کے پاس چاہو رکھوالو اور اپنی تسلی کرلو۔ مگر آتھم اس طرف نہ آیا۔ پھر آپ نے دوسرا اشتہار دیا۔ کہ ہم دو ہزار روپیہ انعام دینگے۔ پھر تین ہزار چار ہزار روپے تک کا اشتہار دیا۔ پھر آپ نے انجام آتھم صفحہ ۱۵ پر لکھا۔ کہ کوئی عیسائی قسم کھائے تو انعام لے۔ اگر یہ قسم کھانے والا ایک سال تک بچ گیا۔ تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے ہاتھ سے شائع کر دونگا۔ کہ میری پیشگوئی غلط نکلی۔ باطل کا بطلان کھل جائیگا۔ لیکن آج تک کسی نے قسم نہ کھائی۔ اور نہ ہی اس طریق فیصلہ کو قبول کیا۔

(۷)

بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور فرمایا میرے مقابل پر اگر یہ دعا کرو۔ اے ہمارے خدا ہم مسیحیت کو سچا سمجھتے ہیں۔ اور اسلام کو ایک جھوٹا مذہب جانتے ہیں۔ اور ہمارا مدمقابل مرزا غلام احمد قادیانی اسلام کو سچا اور مسیحیت کو باطل قرار دیتا ہے۔ اب اے خدا تو جو حقیقت امر سے آگاہ ہے۔ تو ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما۔ اور ہم میں سے جو فریق اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ایک سال کے اندر اندر عذاب میں مبتلا کر۔ اور آپ نے لکھا۔ کہ اس طرح میں بھی دعا کرونگا۔ نتیجہ خود ظاہر ہو جائیگا۔ لیکن کوئی مقابلہ پر نہ نکلا۔

(۸)

(۱) کتاب البریہ صفحہ ۱۹۲ حاشیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیس ہزار کا چیلنج دے کر یہ طریق فیصلہ پیش فرماتے ہیں۔

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو۔ تو حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے۔ اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار تک تاوان دے سکتے ہیں۔ اور توبہ کرنا اور اپنی کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا۔ جس طرح چاہیں تسلی کرلیں۔"

(۲) ازالہ اوہام طبع دوم صفحہ ۲۴۵ پر ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیا۔ اور دو صد روپیہ کا انعامی چیلنج ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۸ حصہ پنجم پر دیا۔ کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے۔ کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو۔ وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر اطلاق پا گیا ہے۔ یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں۔ کہ اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دونگا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کرونگا۔"

(۳) پھر اپنی کتاب کرامات الصادقین کے سرورق پر لکھا ولمن یات برسالۃ مثلھا فلہ انعام الف من الورق غیر مقلد کان او من المقلدین۔ اور سرمہ چشم آریہ کے سرورق پر لکھا۔ وعدہ انعام پانسو روپیہ اس ہندو یا آریہ کے لئے جو اس کا رد لکھ کر دکھا دے۔

(۴) رسالہ نور الحق کا جواب لکھنے پر پانچ ہزار روپیہ انعام رکھا۔ (اتمام الحجۃ صفحہ ۲۶)

خاکسار محمد ابراہیم واقف زندگی قادیان

صحیح قرأۃ اور خوش الحان خدام

اجتماع کے دوران میں مختلف مواقع پر صحیح قرأۃ خدام سے قرآن شریف کی تلاوت کرائی جاتی ہے۔ اور خوش الحان خدام سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا منظوم کلام پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے خدام جو اس سعادت میں حصہ لینا چاہیں ابھی سے اپنے نام مرکز میں بھجوا کر درج کرالیں۔ اور اجتماع کے موقعہ پر خاکسار سے مل لیں۔ تاکہ موقعہ سے قبل ان کو معیار کر لیا جائے۔ اور قرآن شریف اور منظوم کلام کے حصص ان کے لئے معین کر دیئے جائیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے الہامات اور کشوف شائع کرنے پر اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے مولوی محمد علی صاحب کی ناواقفیت

مولوی صاحب کی افسوسناک روش

معلوم ہوتا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب مغربی مصنفین کی کتابیں پڑھنے اور پھر ان کے نہج پر روحانیت سے خشک تصانیف وتالیفات کرنے میں اس قدر منہمک ومصروف رہتے ہیں۔ کہ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں دیکھنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ کیونکہ آجکل وہ جس قدر اعتراضات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کر رہے ہیں۔ وہ سب ایسے ہی ہیں جو حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابوں سے ناواقفیت پر مبنی ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے رؤیا وکشوف کو روزانہ پورے ہوتے دیکھنا جناب مولوی صاحب کے لئے سخت سوہان روح اور ذہنی تکلیف کا موجب ہو رہا ہے۔ اور وہ غصہ اور حسد میں ان پر ایسے ایسے اعتراضات کر رہے ہیں۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ اس میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف علماء کو بھی پیچھے چھوڑ جانے کی کوشش میں ہیں۔ جو نہایت افسوسناک امر ہے۔

سنجیدہ غیر مبایعین سے خطاب

جناب مولوی صاحب تو خیر اپنی دشمنی اور عداوتِ محمود کی وجہ سے مجبور ہیں۔ مگر ہمارے سنجیدہ غیر مبایع بھائیوں کو تو پوچھنا چاہیئے۔ کہ جناب مولوی صاحب! آپ میاں صاحب پر یہ اعتراض کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح مخالفت کیوں کر رہے ہیں؟ افسوس ہے کہ نہ صرف ہمارے غیر مبایع بھائی جناب مولوی صاحب کی اس روش کو برداشت کرتے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے ناواقفی کے باعث جناب مولوی صاحب کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب کی وکیلانہ مغالطہ اندازیوں اور منطقی ایچاپیچیوں سے متاثر ہو کر ان اعتراضات کو درست اور صحیح تسلیم کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک عریضہ لکھ کر جناب مولوی صاحب کے اعتراضات کو دوہرایا ہے۔

مولوی صاحب کے اعتراضات

یہ اعتراضات دراصل ایسے ہیں۔ جن کے جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں سے معمولی واقفیت رکھنے والے پر بھی روشن ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ذاتی طور پر ان اعتراضات کے جوابات دینے کی ضرورت پیش آتی ہے اور نہ کوئی مبایع ان سے اس کی زحمت گوارا کرنے کی درخواست کرتا ہے۔ کیونکہ مبایع بفضلہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو زیر مطالعہ رکھتے ہیں اور ان اعتراضات کے جوابات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی روشنی میں ان پر واضح ہیں۔ اور وہ یہ جوابات "الفضل" میں لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب کو نہ معلوم یہ بات کیوں پسند نہیں کہ ان کے اعتراضات کے جواب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سوا کوئی دوسرا شخص دے۔ شاید وہ اس میں اپنی ہتک خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ایک محقق کے لئے دیکھنے کی چیز صرف یہ ہونی چاہیئے۔ کہ میری بات کا جواب آگیا ہے یا نہیں مجیب کی ذات کا اس میں کوئی لحاظ نہیں ہونا چاہیئے لیکن جناب مولوی صاحب اس صحیح اور محققانہ طریق کو نظرانداز کر کے ہمیشہ یہی لکھتے رہتے ہیں کہ "میاں صاحب" میرے اعتراضات کا جواب خود کیوں نہیں دیتے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کی وجہ ان اعتراضات کی سطحیت اور کھلی بطالت ہے۔ جب حضور کے ادنےٰ خادم بھی قرآن۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی روشنی میں ان کے مدلل جوابات دے سکتے ہیں۔ اور جناب مولوی صاحب کی تسلی کر سکتے ہیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اس طرف توجہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟ تاہم حضور حسب موقعہ مناسب جوابات دیتے رہتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں حضور کے وہ جوابات جو "الفضل" مورخہ ۲۴ ستمبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ جناب مولوی صاحب اور ان کے ہمنوا غیر مبایعین کے لئے کافی تسلی کا سامان اپنے اندر رکھتے ہیں۔

مولوی صاحب کی ناپاک تعریضات

جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک اعتراض یہ تھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے الہامات وکشوف شائع کیوں کرتے ہیں۔ "پیغام صلح" ۵ ستمبر ۱۹۴۵ء میں آپ نے یہ اعتراض ایسے بھونڈے اور نفرت انگیز طریق پر کیا ہے۔ کہ ہر شریف الطبع انسان ان کے الفاظ پڑھ کر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی خطبہ میں آپ دوسروں کو تو تقویٰ اور حصول کا وعظ فرما رہے ہیں۔ مگر خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات پر نہایت گندی تلمیحات کرتے ہیں۔ دوسروں کو قرب الٰہی کے حصول کا وعظ کرنے والے کو لازم تھا کہ وہ خود بھی کسی پر اعتراض کرتا ہوا جائز حدود سے نہ گزرتا۔ خلاصہ اعتراض تو یہی تھا جو اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔ اسے جناب مولوی صاحب شریفانہ طریق پر بھی پیش فرما سکتے تھے مگر انہوں نے اسے ناپاک تعریضات سے ملوث کرنا ضروری سمجھا۔ اور ایک ہی سانس میں ایک طرف تو اپنے سامعین کو تقویٰ اور قرب الٰہی کے حصول کی ترغیب دی اور دوسری طرف خود لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے مصداق بنتے ہوئے ایک پاکیزہ جماعت کے مقدس امام کے لئے ایسے نازیبا الفاظ استعمال کئے جو تقویٰ اور قرب الٰہی کی راہوں سے کچھ بھی مناسبت نہیں رکھتے۔

چونکہ ہم ان سب ذاتی حملوں کو یہاں درج کر کے جماعت احمدیہ کے قلوب کو دکھ دینا نہیں چاہتے۔ اس لئے ہم نے جناب مولوی صاحب کے اعتراض کا خلاصہ مختصر الفاظ میں اوپر عرض کر دیا ہے۔

الہام اور رؤیا کیوں شائع نہیں کرنا چاہیئے۔

اب ہم جناب مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے یہ اصول کہ کسی غیر مامور کو اپنا الہام یا رؤیا وکشف شائع نہیں کرنا چاہیئے کہاں سے لیا ہے؟ یعنی قرآن مجید کی کس آیت یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس حدیث یا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کس تحریر سے آپ نے یہ استدلال کیا ہے۔ کہ غیر مامور کو اپنے الہامات اور کشوف ورؤیاء شائع نہیں کرنے چاہئیں؟۔ آپ نے اپنے اس خیال کی تائید میں نہ قرآن مجید کی کوئی آیت پیش کی ہے۔ نہ کوئی حدیث اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریر۔ اور ظاہر ہے۔ کہ کسی دینی مسئلہ میں محض آپ کا ذاتی خیال کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ غیر مبایع دوستوں کے نزدیک آپ کا بے ثبوت وبے دلیل ارشاد شاید قابل قبول ہو اور غالباً اسی وجہ سے ان میں سے کسی نے آپ سے اس کی دلیل اور ثبوت نہیں طلب کیا۔ یا آپ نے ہی اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیئے جماعت احمدیہ آپ کا یہ مقام نہیں سمجھتی کہ آپ کے ایک ذاتی خیال کو جس کی کوئی شرعی دلیل نہ ہو۔ کچھ وقعت دے۔ پس سب سے پہلے آپ کو اپنے اس ادعاء کے ثبوت میں کوئی شرعی دلیل پیش کرنی چاہیئے تھی۔ جو آپ نے نہیں کی۔

اہل اللہ اور صلحاء کا طریق

معلوم ہوتا ہے۔ جناب مولوی صاحب کو خود بھی اس کا احساس ہوا ہے۔ کہ وہ ایک دعویٰ بلا دلیل پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے جب آپ کو قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے کوئی دلیل نہ ملی تو آپ نے "اہل اللہ اور صلحاء کے طریق" کی پناہ لی اور اس کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی کوئی خاص یا معین واقعہ پیش نہیں کیا جس سے اہل اللہ اور صلحاء کے اس طریق کا علم ہو سکے کہ وہ اپنے رؤیاء کشوف کی اشاعت ناجائز سمجھتے تھے۔ لیکن جناب مولوی صاحب تو اہل اللہ اور صلحاء کا طریق اپنی تائید میں کیا پیش کریں گے۔ ہم ان کو بتاتے ہیں کہ اہل اللہ اور صلحاء کا طریق کھلے طور پر ان کے اس خیال کی تردید کرتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اولیاء اور صوفیاء کے تذکرے ان کے رؤیاء وکشوف اور الہامات سے بھرے پڑے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں

اس کے لئے ہم جناب مولوی صاحب کو فتوحات مکیہ طبقات الاولیاء۔ تذکرۃ الاولیاء اور فیوض الحرمین وغیرہ کتابیں پڑھنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ بلکہ صرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ کے صفحات ۵۴۵ و ۵۴۶ پڑھنے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی درخواست کرتے ہیں۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی براہین احمدیہ کے ابتدائی حصص کی اشاعت پر لدھیانہ اور امرتسر کے بعض علماء نے یہی اعتراض کیا تھا۔ جو آج جناب مولوی صاحب کر رہے ہیں۔ یعنی یہ کہ "مؤلف اپنے الہامات و کرامات ظاہر کیوں کرتا ہے" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۹) وہ علماء بھی کچھ مولوی صاحب ہی کے خیالات کے تھے۔ ان کے جواب میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"نبوت کے عہد میں مصلحت ربانی کا تقاضا یہی تھا۔ کہ جو غیر نبی ہے۔ اس کے الہامات نبی کی وحی کی طرح قلمبند نہ ہوں۔ تا غیر نبی کا نبی کے کلام سے تداخل واقع نہ ہو جائے۔ لیکن اس زمانہ کے بعد جس قدر اولیاء اور صاحب کمالات باطنیہ گزرے ہیں۔ ان سب کے الہامات مشہور و متعارف ہیں۔ کہ جو ہر ایک عصر میں قلمبند ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس کی تصدیق کے لئے شیخ عبدالقادر جیلانی اور مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسرے اولیاء اللہ کی کتابیں دیکھنی چاہئیں۔ کہ کس کثرت سے ان کے الہامات پائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ اس امت میں ہزارہا اولیاء اللہ صاحب کمال گذرے ہیں۔ جن کے خوارق اور کرامات بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ثابت اور متحقق ہو چکے ہیں۔"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت سے جہاں جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کی اس دلیل کا بطلان ہوتا ہے۔ کہ گذشتہ اولیا صلحاء کا طریق یہ تھا۔ کہ وہ اپنے کشوف و الہامات شائع نہ کرتے تھے۔ وہاں سرے سے جناب مولوی صاحب کے اس دعویٰ کا بھی رد ہو جاتا ہے کہ غیر مامور کو اپنے الہامات و کشوف شائع کرنا جائز نہیں۔ اگر جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ جاری رکھتے۔ تو انہیں علم ہوتا۔ کہ یہ اعتراض تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کا ہے۔ مگر افسوس کہ جناب مولوی صاحب دیگر مصروفیات سے اتنی فراغ ہی نہیں پاتے کہ حضرت اقدس کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور اس وجہ سے قدم قدم پر ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب کے خلاف کر رہے ہیں۔ اور اعتراضات کرنے میں حضور کے مخالفین کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔

صلحاء کے کشوف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ اولیاء و صلحاء کا یہ طریق صرف علمی رنگ میں بطور واقعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے کشوف و الہامات عام طور پر بیان کرتے تھے۔ اور اس وجہ سے وہ مشہور و متعارف تھے۔ بلکہ حضور نے ان بزرگوں کے کشوف و الہامات کو اپنی تصانیف میں ایک نہیں دو نہیں بیسیوں مقامات میں اپنے مذہب اور مسلک کی سچائی کے ثبوت میں اپنے مخالفین کے سامنے بطور حجت ملزمہ اور دلیل پیش فرمایا ہے۔ اگر جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کو حضرت اقدس علیہ السلام کی کتابوں سے عدم مداولت کے باعث یاد نہ رہا ہو۔ تو ہم ان سے عرض کریں گے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں حضرت اقدس کی کتاب نشانِ آسمانی جس کا دوسرا نام شہادۃ الملہمین بھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں نعمت اللہ صاحب ولی کا مشہور کشف درج ہے۔ جس کے مندرجہ ذیل دو اشعار جناب مولوی صاحب کی خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ؎

ا۔ح۔م و دال میخوانم۔ نام او نام دارے بینم
دورِ او چوں شود تمام بکام۔ پسرش یادگارے بینم

جناب مولوی صاحب! کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ ان میں سے پہلے شعر میں کس احمدؐ کی پیشگوئی ہے۔ اور دوسرے شعر میں اس کے کس پسر کی بشارت ہے۔ لہٰذا! آپ تھوڑی دیر کے لئے عداوتِ محمود کو دل سے نکال کر سوچیں کہ کیا آپ اس شخص کی مخالفت نہیں کر رہے۔ جس کی بشارت آج سے آٹھ سو برس قبل اللہ تعالیٰ نے ایک ولی اللہ کی معرفت دی تھی۔ اگر آپ صرف اسی ایک نکتہ پر غور کریں۔ تو سب جھگڑے طے ہو جاتے ہیں ؏

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہو

نشان آسمانی کے علاوہ تحفہ گولڑویہ اور ازالہ اوہام وغیرہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ اولیاء و صلحاءِ امت مثلاً پیر صاحب العلم سندھی مجذوب گلاب شاہ پیر صاحب کوٹھہ والے وغیرہ۔ کے کشوف و الہامات کو اپنے دعویٰ کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ پس کیا ان چیزوں کی موجودگی میں کوئی احمدی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ گذشتہ اولیاء و صلحاء اپنے الہامات و کشوف کو شائع کرنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اگر وہ جائز نہیں سمجھتے تھے۔ تو ان کے یہ کشوف و الہامات کیونکر شائع ہو گئے۔ اور ان کے سینکڑوں سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ تک کیسے پہنچ گئے۔

اسلام کی فضیلت کا ثبوت

علاوہ ازیں جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے واقف ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ حضور نے اپنی تصانیف میں بڑی وضاحت سے اور بار بار بیان فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی فضیلت کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے متبعین میں سے ہر زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو رویا و کشوف والہامات کے ذریعہ اسلام کی زندگی کا ثبوت پیش کرتے رہے ہیں۔ اب اگر یہ اولیاء و صلحاء اپنے رویا و کشوف و الہامات سے لوگوں کو اطلاع نہ دیتے تھے۔ بلکہ انہیں چھپاتے تھے۔ تو وہ مخالفین کے لئے اسلام کی فضیلت اور زندگی کا ثبوت کیونکر ہو سکتے تھے۔ کسی شخص کا اپنے گھر میں یہ سمجھ لینا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت میں رویاء والہام کا روحانی انعام حاصل ہوا ہے۔ جو اسلام کی فضیلت کا ثبوت ہے۔ مخالفین کے لئے کیسے حجت اور دلیل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ اس روحانی انعام کو دنیا پر ظاہر نہ کرے۔ اور دنیا اس کے رویاء و الہام کی سچائی دیکھ نہ لے۔ پس یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کے اندر بکثرت ایسے لوگ ہوتے تھے۔ جو اپنے اوپر اسلام کے روحانی برکات کے نزول کو اسلام کی حقانیت و صداقت اور اس کی زندگی کے ثبوت میں پیش کرتے تھے اور ان پر دین اسلام کی سچائی کا مدار رکھتے تھے۔ باقی رہی یہ تفریق کہ مامور ملہم تو دین کی سچائی کا مدار اپنے رویاء و کشوف پر رکھ سکتا ہے۔ مگر غیر مامور نہیں رکھ سکتا۔ بالکل بے معنی اور بے دلیل ہے۔ کیا وہ سب اولیاء اللہ جنہوں نے اپنے رویاء و کشوف دنیا کے سامنے پیش کئے۔ مامور تھے؟ اگر کوئی شخص ایسا دعویٰ کرتا ہے۔ تو اسے دلائل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ ومن دونہ خرط القتاد۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے ملہمین

پھر ایک اور امر جو جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کے اس خیال کو باطل کرتا ہے۔ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گذشتہ زمانہ کے اولیاء و صلحاءِ امت ہی کے کشوف و الہامات کو اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنے زمانہ کے ملہمین کے خوابوں اور کشوف و الہامات کو بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضور نے نشانِ آسمانی کے صفحہ ۳۵ و ۳۶ میں اس کا مفصل ذکر فرمایا ہے۔ اور آخر میں تحریر فرمایا ہے:۔

"میرے نزدیک قرین مصلحت ہے۔ کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے۔ تو ان کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شائع کیا جائے۔"

کیا اب بھی جناب مولوی محمدؐ علی صاحب یہی کہیں گے۔ کہ کسی غیر مامور کے کشف و الہام کو شائع کرنا ناجائز ہے۔ قرآن و حدیث میں اس خیال کا کوئی ثبوت نہیں۔ گذشتہ اولیاء و صلحاء امت کا طریق اس کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ اور طرز عمل اس کی بڑے زور سے تردید کر رہا ہے۔ پس یہ سارے امور اس کے غلط ہونے میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش باقی رہنے نہیں دیتے۔ بالآخر ہم جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کی خدمت میں گذارش کریں گے۔ کہ آئندہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر کوئی اعتراض کرنے اور کسی دینی مسئلہ پر حتمی فیصلہ دینے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ لیا کریں۔ (ح ک)

اسلامی شعار ـــــ ڈاڑھی رکھنا

اراکین خدام الاحمدیہ کے لئے لازمی

شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ منعقدہ ۱۳۲۱ ہش بہ موقع سالانہ اجتماع آئندہ کے لئے یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر خادم کے لئے ڈاڑھی رکھنا لازمی ہو گا۔ مرکز اس امر کی نگرانی حتی الامکان کرتا ہے۔ بالخصوص عہدہ داران کی ہر سال عہدہ داران کی منظوری کے وقت یہ امر بھی ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لیکن گذشتہ کچھ عرصہ کے دوران میں بعض عہدیداران کے متعلق شکایت موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ ایسے عہدیداران کو مجلس کے فیصلہ کی خلاف ورزی پر ندامت ہونی چاہیئے۔ کہ انہوں نے نظام کا احترام نہیں کیا۔ اور بددیانتی سے کام لیا ہے۔ اب آخری مرتبہ تمام عہدیداران کو اس بات کی اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کے بعد اگر کسی عہدیدار نے اس کی پابندی نہ کی۔ تو اولاً قائد مجلس اور اس کے بعد ہر دوسرے عہدیدار بلکہ ہر خادم کا فرض ہو گا۔ کہ وہ صدر محترم کی خدمت میں صحیح صحیح اطلاع بھجوا دے۔ آئندہ سے یہ بھی دستور ہو گا۔ کہ عہدیداران کے انتخاب پر منظوری کی درخواست میں یہ تصریح درج ہو۔ کہ تمام عہدیداران ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ ہماری اصطلاح کے مطابق قائد سے لیکر سائق تک تمام عہدہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدام الاحمدیہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

تاریخ انعقاد	ایام انعقاد
۱۹	جمعہ
۲۰	ہفتہ
۲۱	اتوار
اخاء	اکتوبر

ہماری تربیت کا

عملی مظاہرہ

خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے

ہمارا آقا ——— ہم خدام ہیں

آقا کو خادم کا دور سے دیکھ لینا اس کی دلی راحت کا باعث ہوتا ہے

اور اس سے بڑھ کر

اپنے آقا کے قریب ہونا اور اس کے حضور باریابی پانا خادم کیلئے انتہائی لطف کا ذریعہ ہوتا ہے

لیکن اس سے بھی بڑھکر

آقا کے روح پرور کلام سے متمتع ہونے کی صورت ہیں

اس کے سماع کے تلطف ——— اس کے دل کے سرور ——— اور اس کی روح کی افزائش

کی کوئی انتہا باقی نہیں رہتی

اس کے عقیدتمندانہ جذبات میں ایک تموّج ہوتا ہے ——— اور اس کے مخلصانہ احساسات ہیں وجدان کا عالم

ہم خدام کا پیارا آقا

ہمیں دنیا و ما فیھا کی ہر شئے سے زیادہ محبوب ہے

اسے دور سے دیکھنا ——— اس کی خدمت میں حاضر ہونا ——— اور پھر اس کے ایمان افزا کلام کا سننا تو کجا ——— اس کا غائبانہ تصور ہمارے لئے انتہائی خوشی اور اطمینان کا سرمایہ ہوتا ہے۔

لیکن کسقدر خوش قسمت ہیں ہم خدام کہ

ہمارا آقا سالانہ اجتماع کے موقع پر ہم خدام میں تشریف فرما ہوگا ——— گھنٹوں وہ اپنے خدام میں جلوہ افروز ہوگا ——— ہماری آنکھیں گھنٹوں اس کے نورانی حسین چہرہ سے اپنی ظاہری اور باطنی بینائی حاصل کر رہی ہوں گی۔ گھنٹوں وہ اپنے خدام کو اپنے زندگی بخش کلام سے مستفیض فرمائیگا ہمارے کان گھنٹوں اس کی حیات آفریں ہدایات اور خطاب سے اپنی ظاہری اور باطنی شنوائی ہیں گونا گوں افزائش محسوس کر رہے ہونگے۔

ہمارا آقا ایک لمبا وقت ہم میں موجود ہو گا

ہماری روحیں اس کی تشریف آوری کی راہ پر پگھل پگھل کر بچھ رہی ہونگی اور ہمارے دل اپنی ہر حرکت کے ساتھ اس پر نثار ہونے کے لئے بے قرار ہوں گے۔

یقیناً

وہ ہمارا پیارا آقا ہے

اور

ہم اس کے نالائق۔ حقیر۔ مگر جاں نثار خدام

وہ ہمارا ہے اور ہم اس کے ہیں ——— وہ ہم میں ہوگا اور ہم اس کے قدموں پر

خدام اپنے سالانہ اجتماع پر کثرت سے شریک ہوں

اپنے محسن آقا کے بے نظیر حسن و احسان سے مستفیض و ممتتع ہوں۔!

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

95

حَبّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کوئی رقم پھونک رہا ہے

دیکھئے کہیں آپ ہی تو نہیں۔ پھونکنے کے طریقے پر نہ جائیے، یہ مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ جب کبھی آپ بے ضرورت یا چڑھے ہوئے داموں پر کوئی چیز خریدیں تو گویا اپنی رقم برباد کرتے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ زمانۂ جنگ کی بے تحاشا قیمتوں پر چیزیں خریدنا بڑے خسارے کا سودا ہے۔

بہت سی چیزیں تو بالکل دستیاب ہی نہیں، اور جو ہیں بھی اُن کی رسد بہت تھوڑی ہے۔ راشن بندی اور کنٹرول کا نفاذ اسی لئے کیا گیا ہے کہ مہیّا مقدار میں سب کو مناسب حصۂ رسد مل سکے۔ کنٹرول شدہ اشیا کی قیمت بھی جنگ سے پہلے کی قیمت سے بہت زیادہ ہے۔ جن پر کنٹرول نہیں اُن کا تو پوچھنا ہی کیا۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ کو باشندۂ ملک کی حیثیت سے اپنی ذمہ واری کا احساس ہوگا اور آپ بلیک مارکٹ کے مضحکہ خیز داموں پر سودا خریدنے کے قائل نہ ہوں گے۔ آخر پانچ رُوپے کی چیز کے دس رُوپے کیوں دیئے جائیں؟ اس سے کہیں بہتر یہ ہے کہ خریداری قیمتوں کے سُدھرنے تک ملتوی کر دی جائے۔ اُس وقت آپ کم قیمتوں پر بہتر سامان خرید سکیں گے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقتِ ضرورت آپ کو مل سکے۔

نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالیسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ، یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیاء، اور جواہرات خرید کر اپنی رقم کو خطرے میں نہ ڈالئے۔ ان کی قیمتیں آجکل بہت چڑھی ہوئی ہیں اور ان کے جلد گر جانے کا امکان ہے۔ مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائننس نے شائع کیا

AAA 180

نمبر خریداری

کے بغیر دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا۔ (مینجر)

دو مفید ٹریکٹ

شانِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
(و)
عروجِ احمدیت

مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسۂ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقع پر جو تقریر خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں کی "شانِ محمدؐ" کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ وہ احباب کے تقاضہ کے پیش نظر تیسری بار شائع کی گئی ہے۔ نیز مولوی صاحب موصوف کا سابقہ مقبول عام لیکچر "عروج احمدیت" کے نام سے چھپا تھا دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ احباب بحساب فی عدد ۸/ ۔ پچاس بارہ روپے اور سَو ۔/۔/۲۳ روپے طلب فرمائیں۔ صالح محمد مولوی فاضل معرفت بشارت منزل قادیان

سٹار ہوزری ورکس لمٹیڈ قادیان
کیلئے
ضرورت

سٹار ہوزری ورکس لمٹیڈ قادیان کے لئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو اُردو۔ انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتا ہو۔ اور ان دونوں زبانوں میں آزادی سے گفتگو اور خط و کتابت کر سکتا ہو۔ محنتی ہو اور تجارتی مذاق رکھتا ہو۔ جس کو مینجنگ ڈائرکٹر صاحب کے اسسٹنٹ کے طور پر لگایا جائے گا۔ منتخب ہونے کی صورت میں دوران عرصہ ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائے گا۔ امتحانی عرصہ ایک سال کا ہوگا اس کے بعد ان کو ۱۰۰۔۱۰۔۱۵۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ اس کے اگلے گریڈ کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوا دیں۔

چیئرمین
سٹار ہوزری ورکس لمٹیڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جاپان کے ۴۴ سالہ شہنشاہ نے جو اتحادیوں کے ماتحت ایک کٹھ پتلی حکمران کی حیثیت رکھتا ہے "ایوننگ سٹینڈرڈ" کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ میں ذاتی طور پر برطانیہ کی طرح جاپان میں آئینی بادشاہت قائم کرنے کے حق میں ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ جاپان میں جو بھی تبدیلیاں کی جائیں۔ آئینی طور پر اور لوگوں کی خواہش کے مطابق کی جائیں۔

بڑودہ ۲۷ ستمبر۔ پرسوں بعد دوپہر سے زیر آب ہے۔ شہر باقی دنیا سے بالکل کٹ چکا ہے۔ اگرچہ پانی کی سطح نیچی ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک شہر میں تین تین فٹ پانی بھر رہا ہے۔ سینکڑوں مکانات بہہ گئے یا گر گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ برطانوی اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئیاں بالکل غلط ثابت ہوئی ہیں۔ کہ لیبر گورنمنٹ کے قیام کے بعد برطانیہ کے روس سے تعلقات بہتر اور مضبوط ہو جائینگے۔ اور واقعات کی رفتار سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ مسٹر ایٹلی کے وزیر اعظم بننے کے وقت برطانیہ اور روس کے جو تعلقات تھے آج وہ بہتر ہونے کی بجائے بدتر ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر کے ایک ترجمان نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جاپان پر مکمل قبضہ کرنے میں کئی سال لگیں گے۔

قاہرہ ۲۷ ستمبر۔ مسٹر نحاس پاشا وزیر اعظم مصر نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ مصر گورنمنٹ کے اس مطالبہ میں کوئی نئی بات نہیں۔ کہ برطانیہ اپنی فوجیں مصر سے ہٹا لے۔ اور سوڈان کو مصر سے ملا دے۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ وزرائے خارجہ کی کونسل میں کرائسس بڑھتا جا رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ روس نے بحیرہ روم میں اپنے مقاصد کا انکشاف کر کے ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ اور اب مشرق بعید کی بحث بیچ میں لا کر ایک اور ہنگامہ کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف نے اب جاپان پر متحدہ اتحادی کنٹرول کی موجودہ نوعیت کے متعلق سوال اٹھایا ہے۔ روس کا یہ مطالبہ اور بھی زیادہ غیر متوقع ہے۔ کیونکہ نہ تو پوٹسڈم کانفرنس میں اس کونسل کے ایجنڈا میں مشرق بعید کے معاملات شامل تھے۔ اور نہ جب یہ کونسل بلائی گئی تب کوئی اس کا ذکر تھا۔

کراچی ۲۷ ستمبر۔ حروں کی سرکوبی کے لئے سندھ میں ایک اور ضلع کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اس کا صدر مقام سنگھڑ میں ہوگا۔ جو سکھر کے جنگلات سے ایک میل دور ہے۔ سرکاری عمارتیں ایک سال میں مکمل ہو جائینگی۔

شملہ ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ووٹران کی فہرستوں میں ترمیم کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ نئے ووٹر بننے کے لئے چھپے ہوئے فارموں پر متعلقہ افسروں کو درخواستیں بھیجنی چاہئیں۔ جن پر بارہ آنے کی کورٹ فیس لگی ہوئی ہو۔ درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۹ اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ سر آرتھر ٹریور ہیریز چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور کی یکم اکتوبر سے انیس اکتوبر تک چھٹیوں کے دنوں میں مسٹر جسٹس عبدالرشید قائم مقام چیف جسٹس ہوں گے۔

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جاپان پر قبضہ کرنے والی امریکی فوجوں کی امداد کے لئے یورپ سے آنے والا پہلا امریکن فوجی دستہ جاپان پہنچ گیا ہے۔ اور یوکوہاما پر اتر پڑا ہے۔ یہ وہ فوج ہے۔ جو روہر میں لڑتی رہی۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ پانچ بڑی طاقتوں کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس دو ہفتوں تک اپنی کارروائی جاری رکھنے کے بعد ختم ہو گئی ہے۔ واضح رہے۔ کہ یہ کانفرنس صرف چند امور کا فیصلہ کر سکی ہے۔

سرہند ۲۷ ستمبر۔ مہاراجہ پٹیالہ کے حکم سے ریاست پٹیالہ میں مجوزہ لیجسلیٹو اسمبلی کا آئین تیار کرنے کے لئے ۹ سرکاری افسران کی ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے اپنے گزٹ میں ایک اعلان کے ذریعہ گندم۔ چاول دھان۔ جوار۔ باجرہ۔ نخود۔ مکی۔ دالوں اور ان سے تیار شدہ چیزوں کی برآمد پنجاب سے ممنوع قرار دے دی ہے۔ ان چیزوں کی برآمد کے لئے ڈائرکٹر سول سپلائی۔ ڈائرکٹر فوڈ پرچیز یا ان کے مقرر کردہ افسر سے پرمٹ حاصل کرنا ہوگا۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے ایک اعلان کے ذریعہ ہوزری کی پنجاب سے برآمد پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس اعلان کے بعد ہوزری بنانے والوں کا لاکھوں روپیہ کا مال جو پنجاب سے باہر وہ بھیجنا چاہتے تھے۔ رک گیا ہے۔ ہوزری مینوفیکچرز ایسوسی ایشن نے متعلقہ افسروں کو پروٹسٹ کی چٹھی لکھی ہے۔

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ چند روز پیشتر جاپان میں جو طوفان آیا تھا۔ اس میں ۸۷۶۱ اشخاص ہلاک ۹۱۹۱ مجروح اور ۱۳۰۰۰ بے گھر ہوئے تھے۔ شدید بارش کی وجہ سے ۰۸۷ اگھر تباہ ہوئے تھے۔ اور ۲۰۹۰۰ گھروں کو نقصان پہنچا تھا۔ اس طوفان میں ۵۰۰ سے زیادہ جہاز یا بجرے دیا سلائیوں کی طرح ٹوٹ پھوٹ گئے۔ ۱۱۴۷ مقامات پر ٹیلے گرے۔ ۵۲ مقامات پر ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ اور ٹرینوں کی آمد و رفت مکمل طور پر بند ہو گئی۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ مشرق وسطی کے تیل کے متعلق برطانیہ اور امریکہ کے مفاد میں جس تصادم کا خطرہ تھا۔ ٹل گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دونوں حکومتوں کے درمیان لنڈن میں تیل کے متعلق ترمیم شدہ معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔

ہانگ کانگ ۲۷ ستمبر۔ برطانوی وزیر جنگ مسٹر جے۔ جے لاسن بذریعہ طیارہ ہانگ کانگ پہنچے۔ آپ نے کہا۔ کہ ان کی آمد سیاسی نوعیت کی نہیں۔ بلکہ وہ صرف برطانوی فوجوں کا معائنہ کرینگے

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی ۲ نومبر کو کلکتہ جائینگے۔ اور ایک ماہ تک بنگال کا دورہ کرینگے۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ سیکرٹری صاحب پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان حاجیوں کی سہولت کے لئے جنہوں نے ۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک کراچی پہنچنا ہے۔ مورخہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ ستمبر۔ اور یکم و ۲ اکتوبر ۱۹۴۵ء سندھ ایکسپریس میں تھرڈ کلاس کا ایک خاص ڈبہ ہر روز لگا کریگا۔ یہ گاڑی شام کے پونے چھ بجے لاہور سے کراچی روانہ ہوتی ہے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے مرکزی اسمبلی کی ممبری کے لئے اپنی درخواست معہ زر ضمانت مبلغ پانچ سو روپیہ بھیج دی ہے۔

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ آج صبح ۸ بجے جاپان کے شہنشاہ ہیروہیٹو نے امریکن ایلچی کے دفتر میں اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر سے ملاقات کی جو نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ بادشاہ کے محل سے صبح سویرے پانچ کالے رنگ کی کاریں نکلیں۔ جن کے آگے ایک موٹر سائیکل تھا۔ دوسری کار میں شہنشاہ جاپان بیٹھے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس ملاقات کے لئے خود شہنشاہ نے خواہش کی تھی۔ جنرل میکارتھر نے بڑے کمرے میں بادشاہ کا استقبال کیا۔ اور گفتگو پرائیویٹ طور پر ہوتی رہی۔ جہاں ترجمان کے سوا اور کوئی نہ تھا۔ شاہی خاندان کے افراد جو شہنشاہ کے ہمراہ آئے تھے۔ ساتھ کے کمرے میں بیٹھے رہے۔

سنگاپور ۲۷ ستمبر۔ ریڈیو کے ایک نشر میں بتایا گیا ہے۔ کہ اتوار سے روسی فوجیں منچوریا کو خالی کرنا شروع کر دینگی۔ اور تین ہفتے تک بالکل خالی کر دینگی۔ چینی افسر انتظامات سنبھالنے کے لئے موجود ہیں۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ برطانوی فوجوں نے ملاکا، کالمپا اور جاپان کے چھوٹے چھوٹے جزائر پر قبضہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ چیمبر آف پرنسز کی میٹنگ آج منعقد ہوئی۔ اس کی صدارت نواب بھوپال نے کی۔ اس میں ریاستوں میں آئینی سدھار کے متعلق بحث کی گئی۔ اتوار کو یہ میٹنگ پھر ہوگی۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ کل یہاں فسادات کی وجہ سے ایسا حکم نافذ کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ۵ آدمیوں سے زیادہ کسی جگہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کل کے فساد میں ۱۱ آدمی مارے گئے۔ اور ۵۰ شدید زخمی ہوئے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ مسٹر آصف علی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جن لوگوں کو انڈین نیشنل آرمی کے الزام میں پکڑا گیا تھا۔ اب وہ آزادی سے اپنا کام کاج کر سکتے ہیں۔ انٹرنیشنل معاہدہ کے ماتحت یہی ہونا چاہیئے تھا۔

رنگون ۲۷ ستمبر۔ برما میں اتحادی قیدیوں اور نظر بندوں کو متواتر خوراک اور ادویات ریڈ کراس کی طرف سے مہیا کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ قاہرہ عرب لیگ کا جلسہ ۹ اکتوبر کو منعقد ہوگا جب کہ لیگ کے جنرل سیکرٹری موسیو اعظم بک واشنگٹن اور لنڈن کے دورہ سے واپس پہنچ چکے ہوں گے۔ اس میں فلسطین کے معاملہ پر بھی بحث کی جائیگی۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ یہاں کے اخبارات کا بیان ہے۔ کہ روس کا اس بات پر زور دینا کہ جاپان پر کنٹرول کے لئے ملی جلی کونسل بنائی جائے۔ یہ نہ صرف پوٹسڈم کانفرنس کے خلاف ہے۔ بلکہ اس کانفرنس کے مقاصد کے بھی منافی ہے۔

بمبئی ۲۷ ستمبر۔ کل بمبئی کے گورنر نے ستارہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی گورنمنٹ منظم گڑبڑ کو برداشت نہیں کر سکتی۔